اسلامی نظام کا
مجوّزہ خاکہ

حضرت مولانا محمد عبدالعزیز صاحب مدظلہ

تحریکِ طلبا و طالبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریکِ طلباء وطالبات کی طرف سے پیش کردہ اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لیے

ابتدائی خاکہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
قال تعالیٰ ان الدین عنداللہ الاسلام وقال تعالیٰ ومن یتبغی غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ
و قال تعالیٰ و من لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک ھم الکافرون و قال تعالیٰ و من لم یحکم بما انزل اللہ
فاؤلئک ھم الفاسقون و قال تعالیٰ و من لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک ھم الظالمون.

یہ ملک اسلام کے لئے بنا تھا، اگر اسلام یہاں نافذ ہوجاتا تو ہمارے لئے اتنے مسائل پیدا نہ ہوتے۔ ملک مسائل کی دلدل میں نہ پھنستا۔لیکن افسوس کہ یہاں اسلامی نظام نہیں آیا۔ چھ لاکھ سے زائد انسانوں نے قربانی دی تھی۔ بہنوں، ماؤں اور بیٹیوں نے خود اپنے آپکو کنوؤں میں گرا کر ابدی نیند سلا دیا تھا کہ کہیں وہ سکھوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔لوگوں نے اپنا گھر بار چھوڑا، اپنی زمینیں چھوڑیں، کروڑوں افراد بے گھر ہوئے، اپنا دیس وطن چھوڑا اور پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہاں اسلام نافذ ہوتا،لیکن نہیں ہوسکا اور یوں محرومیاں جنم لینے لگیں۔

سقوطِ مشرقی پاکستان کا سانحہ اپنے پس منظر میں ایسی ہی تاریخ رکھتا ہے۔ پاکستانیوں نے اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کی، احتجاجی مظاہرے کئے تو ان پر تشدد کیا گیا اس تشدد سے بغاوت نے جنم لیا اور مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوگیا۔

اس نازک مرحلے پر بھی اگر ہم پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے سوچ لیتے تو یقیناً یہ سب مسائل حل ہوسکتے تھے۔ دونوں طرف کے علماء، دانشور اور اصحاب فکر مل کر بیٹھتے، معاملات کو شریعت کے مطابق نمٹانے کی کوشش کرتے تو کوئی نہ کوئی مثبت حل ضرور سامنے آجاتا، لیکن ہر مرض کا علاج تشدد اور سختی کو سمجھا گیا، تو مسئلہ حل نہ ہوا، اور ہم اپنی آدھی سرزمین، آدھا وطن کھو بیٹھے، افسوس کہ اس کے بعد بھی یہی روش جاری رہی۔

بلوچستان کے عوام مخلص، وطن سے محبت کرنے والے اور اسلام پسند لوگ ہیں، بلوچ عوام سے میرے دو تعلق ہیں، پہلے اسلام کا اور پھر قومیت کا۔ چنانچہ میں نے ان سے کئی بار خود نشستیں کیں اور ان سے پوچھا کہ آخر آپ لوگوں کے مسائل کیا ہیں؟ آپ کیوں پاکستان سے علیحدگی چاہتے ہیں؟...... انہوں نے کہا کہ ہم نے اسلام اور حقوق کے لئے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا تھا، لیکن یہ دونوں چیزیں ہمیں نہ مل سکیں، اس لئے اب علیحدگی چاہتے ہیں۔ان پر تشدد کیا جارہا ہے اور معاملہ روز بروز سنگین ہوتا چلا جارہا ہے۔ وانا، وزیرستان سمیت آج پورا ملک جل رہا ہے، اسلامی نظام اور اسلامی حدود نہ ہونے کی وجہ سے پورے ملک میں چوری، ڈاکے، قتل اور اجتماعی عصمت دری خوفناک واقعات پیش آرہے ہیں۔ رشوت ستانی عام ہے، لوگوں کو ان کے حقوق نہیں مل رہے، غربت انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے، ان سب مسائل کا ایک ہی حل ہے کہ جس رب نے زمین بنائی، جس نے آسمان بنایا، جس رب نے کہکشائیں بنائیں، جو رب کائنات کا خالق و مالک ہے، جو رب ہر چیز بے عیب بناتا ہے، اسی رب کا نظام یہاں نافذ کردیا جائے۔

دیکھئے! اللہ نے ہمیں بنایا، ناک کان بنائے، چہرہ بنایا۔ آنکھوں کو سجایا، کان بنائے، منہ بنایا، ناک بنایا، چہرے کو حسن بخشا، انسان کا اندر کا نظام بنایا، کیسا حسین اور کیسا خوبصورت......!

اب خدانخواستہ اگر انسان کا ہاتھ ضائع ہوجائے تو ہے کوئی دنیا میں ایسی کمپنی جو ایسا ہاتھ بنا کردے سکے؟ کیا مصنوعی ہاتھ اصل ہاتھ جیسا ہوسکتا

ہے؟ کیا مصنوعی پھولوں کو اصلی پھولوں سے نسبت ہوتی ہے؟ کیا مصنوعی پھلوں کو اصل پھلوں کے مقابلے میں لایا جاسکتا ہے؟۔

بالکل ایسے ہی انسان کے بنائے ہوئے نظام خواہ وہ کتنے ہی سوچ و بچار کے بعد بنائے گئے ہوں، کتنی ہی محنت سے مرتب کئے گئے ہوں۔ ان کی حقیقت ایسی ہی ہے جیسے مصنوعی پھلوں کی حقیقی پھلوں کے سامنے۔ ایسے ہی جیسے مصنوعی پھولوں کی حقیقی پھولوں کے سامنے۔ ایسے ہی جیسے مصنوعی ہاتھ پاؤں کی حقیقی ہاتھ پاؤں کے سامنے۔

ان حقائق کے پیش نظر ہمارے تمام تر مسائل کا حل صرف اور صرف یہی ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کر دیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت اسلامی نظام کا یہ ابتدائی خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔ حضرات علماء کرام اور دیگر اہل علم و ارباب دانش اس سلسلہ میں مزید غور و فکر فرما کر اپنی تجاویز تحریری طور پر ہمیں ارسال فرما سکتے ہیں اور ہمارے پیش کردہ اس خاکے میں کمی کوتاہیوں کی بھی نشاندہی فرما سکتے ہیں۔

یہ صرف ابتدائی خاکہ ہے تاکہ ہمارے ذہن کھلیں اور ہم اس اہم معاملے میں غور و فکر کر سکیں۔ علماء بھی سوچیں، وکلاء بھی سوچیں، جج بھی سوچیں، جرنیل حضرات بھی سوچیں، ملک کا ہر فرد سوچے۔ ہم سوچیں تو سہی کہ اس ملک میں کیسے اسلامی نظام لایا جاسکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم پہلے ہی کہہ دیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہوسکتا۔ (نعوذ باللہ)

اس اسلامی نظام کے مجوزہ خاکے کی شقیں دفعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ نفاذِ اسلام

پورے ملک میں اسلامی نظام نافذ کر دیا جائے۔ ہمارا یہ مطالبہ آئینی بھی ہے اور شرعی بھی۔ ہم ساٹھ سال سے اس برطانوی نظام کے تجربے کر رہے ہیں ''جواب برطانیہ میں بھی تبدیل کیا جاچکا ہے''۔ لیکن ناکام رہے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اب اسلامی نظام اپنائیں اور اس پر عمل کر کے زندگی سنواریں۔

۲۔ شرعی قوانین

تمام عدالتوں میں شرعی قوانین نافذ کئے جائیں۔ اور جب تک ان عدالتوں میں مکمل طور پر شرعی قوانین نافذ نہ ہوسکیں۔ اس وقت تک سابقہ قوانین زیر عمل رہیں۔ اس دوران ملک کے جید علماء کرام، مفتیان کرام اور ججز حضرات پر مشتمل ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دیدی جائے جو غور و فکر کے بعد مشاورت کے بعد ان تمام پرانے قوانین کی جگہ اسلامی قوانین لاتی چلی جائے۔ اور ساتھ ساتھ پرانے قوانین منسوخ کرتے چلے جائیں۔

عدالتوں میں جج حضرات کے ساتھ جید مفتیان کرام کا تقرر بھی کیا جائے۔ جج حضرات کو اپنے منصب پر باقی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کو قضاء کورس کروایا جائے۔ تاکہ وہ بھی شریعت سے آشنا ہو جائیں۔ تمام عدالتوں میں ایسی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ لکھ کر نمایاں طور پر آویزاں کر دی جائیں جن میں ارباب اختیار کو انصاف برتنے اور لوگوں کو ان کے حقوق فراہم کرنے کی تاکید اور اس کے فضائل درج ہوں تاکہ ہمہ وقت انصاف کی ترغیب مسند انصاف پر بیٹھنے والے حضرات کے پیش نظر رہے۔

۳۔ ظالمانہ ٹیکسوں کا خاتمہ

ہمارے ملک میں مختلف حوالوں سے طرح طرح ظالمانہ ٹیکس دینے پر عوام کو مجبور کیا جاتا ہے۔ ان ٹیکسوں کا فوری خاتمہ بھی ضروری ہے۔ اسلامی شریعت ایک حد تک ٹیکس لگانے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن بجلی، گیس اور دیگر تمام ضروریات زندگی کے خریداری اور استعمال میں جو ظالمانہ ٹیکس نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ ٹیکسوں کی مقدار شرعی حدود کے مطابق مقرر کی جائے۔ اور اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ٹیکس کم کرنے سے اس کو مالی مشکلات پیش آئیں گی تو حکام کو چاہئے کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں سادگی اور کفایت شعاری کو اپنائیں۔ غیر ضروری دوروں کو ختم کیا جائے۔ غیر ضروری اخراجات روکے جائیں۔ ہمیشہ ہماری قوم کے نچلے طبقے سے قربانی مانگی جاتی رہی اب وقت آیا ہے کہ اوپر والا طبقہ قربانی دے۔ اعلیٰ حکام اور افسران بالا اگر گاڑیاں رکھیں تو بالکل سادہ اور ضرورت کے مطابق رکھیں۔ گھر انتہائی سادہ اور کفایت شعاری کے ساتھ بنایا جائے۔ غیر مسلم اپنے مالی حالات کو درست رکھنے کے لئے ایسے اقدامات کر سکتے ہیں تو ہم تو مسلمان ہیں ہمیں بھی یہ کام کرنے چاہئیں۔ ہمارے وزراء اور اعلیٰ سرکاری حکام اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے اور ظلم کی چکی میں پستی عوام پر ترس کھاتے ہوئے اپنے اپنے معیار زندگی کو ذرا نیچے لائیں۔

۴۔ حدود کا اجراء

ملک میں چوری، ڈاکے اور قتل و غارت گری کے واقعات انتہاء کو پہنچ چکے ہیں۔ عصمت دری اور خواتین کے ساتھ ناروا سلوک کے واقعات حد سے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس صورتحال کے سدباب کے لئے شرعی حدود فوری طور پر نافذ کئے جائیں۔

جہاں تک چوروں اور ڈاکوؤں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ ایک ادارہ قائم کر دیا جائے جو چوروں اور ڈاکوؤں کو محبت کے ساتھ سمجھائے۔ اور توبہ تائب ہونے کی تلقین کرے۔ انہیں دین کی طرف لایا جائے اور جب تک ان کے لئے متبادل روزی کا بندوبست نہیں ہو جاتا ان کی ضروریات کے مطابق سرکاری سطح پر وظائف جاری کئے جائیں۔

اس کا تجربہ بندہ نے اپنے علاقے روجھان میں ڈاکوؤں کے ساتھ کر کے دیکھا۔ بندہ نے انہیں توبہ کرنے کی دعوت دی۔ وہ جرأت مند تھے لیکن ان کی بہادری اور شجاعت شیطان کے لئے استعمال ہو رہی تھی۔ بندہ نے ان سے کہا کہ اپنی بہادری رحمٰن کے لئے استعمال کریں۔ ذرا سی محبت کے اظہار سے وہ توبہ تائب ہوئے اور علاقے بھر کے ڈاکو اسلامی نظام کے داعی بن گئے اور اس کے اسلامی نظام کے پیروکار بن گئے۔

یہ ادارہ ڈاکوؤں اور چوروں کے مسائل بھی سنے اور ان کو حل کرنے کی کوشش کرے، اگر وہ لوگ بے روزگاری کی وجہ سے ایسی غلط راہ پر چل رہے ہیں تو ان کے لئے اپنے ہاتھوں محنت کر کے روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

۵۔اردو کا احیاء

ملک کی قومی اور دفتری زبان اردو قرار دی جائے۔ ہر ملک میں دفتری زبان اس کی قومی زبان ہوتی ہے لیکن ہمارا یہ المیہ ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے جبکہ تمام دفاتر میں تمام تر تحریری امور انگریزی زبان میں قلمبند کئے جاتے ہیں۔ بے چارے دیہاتی اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو جب اس نظام سے پالا پڑتا ہے تو وہ سرکاری چٹھیوں کو اور خطوط کو پڑھنے کیلئے بھی دوسرے لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایک اجنبی زبان میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مشکل کو ختم کرنے کے لئے فوری طور پر اعلان کیا جائے کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور آج کے بعد دفتری زبان بھی اردو ہی ہوگی۔

٦۔ سود کا خاتمہ

ہمارے ملک کی شرعی عدالت، جس میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی بھی شامل رہے، یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ ملک سے سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ اس فیصلے کو عملی طور پر تسلیم کرتے ہوئے فوراً ملک کے تمام بینکوں سے سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ اور جیسا کہ چند بینکوں نے اسلامی بینکنگ کا نظام تشکیل دیا ہے۔ ان بینکوں کی طرح باقی تمام بینک بھی اسی نظام پر عمل پیرا ہوں اور سودی نظام کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

۷۔منشیات کا انسداد

ہمارے ملک میں شراب نوشی حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے، افیون، چرس اور دیگر منشیات کا استعمال بھی بے تحاشا ہو چکا ہے۔ ایسی تمام نشہ آور اشیاء کے استعمال پر فوراً پابندی لگائی جائے اور شرعی تقاضوں کے مطابق ان اشیاء کی فروخت و استعمال پر سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ ایسی سخت سزائیں جن کے ڈر سے آئندہ کوئی ہمارے ملک میں ایسی غلط اشیاء نہ لا سکے۔ ہماری نسل ان چیزوں سے تباہ ہو رہی ہے۔ لہٰذا ان پر سختی سے پابندی لگائی جائے۔

۸۔بے گھر لوگوں کو رہائش کی فراہمی

ہر شہر میں غریب اور مفلس لوگوں نے جھونپڑیوں اور خیموں پر مشتمل بستیاں بسائی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں۔ بلکہ بعض اوقات میاں بیوی کو بچوں سمیت ایک ہی خیمے میں زندگی گزارنی پڑتی ہے جو انتہائی تکلیف دہ صورتحال ہے۔ اس نادار اور غریب طبقے کو فوری طور پر رہائشی پلاٹ فراہم کئے جائیں جو دس مرلے سے لے کر ایک کنال تک ہوں۔ اور پھر ان پلاٹوں پر مکان بنانے کے لئے ارزاں نرخوں پر سیمنٹ، سریا اور دیگر تعمیراتی سامان فراہم کیا جائے۔

اس غریب طبقے کے افراد کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے حکومت انہیں درمیانے درجے کے کاروبار کے لئے سرمایہ بھی فراہم کرے۔ تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو اپنی مدد آپ کے فضائل بھی سنائے جائیں تاکہ ان میں حوصلہ پیدا ہو، محنت کا جذبہ بیدار ہو اور وہ اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکیں۔ ایسی حکمت عملی اپنا کر ہم قوم کو بھکاری بننے کی بجائے باثروت اور باعزت وباغیرت بنا سکتے ہیں۔

۹۔اہل صحافت کے لیے شرعی ضابطۂ اخلاق

صحافت اگر شرعی بنیادوں پر کی جائے تو ایک مقدس پیشہ ہے۔ جو لوگوں کے اخلاق اور زندگیاں سنوارتا ہے، ظلم وستم کے خاتمے میں معاونت کرتا ہے۔ لیکن شرعی تقاضے مد نظر نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں کے بہت سے اخبارات صرف تجارتی اغراض و مقاصد کے تحت کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ اخبارات وجرائد ایسی تصاویر اور مضامین شائع کرتے ہیں جن سے قومی اخلاق تباہ و برباد ہوتے ہیں۔ جنسی انارکی پھیلتی ہے۔ انہیں تصاویر اور مضامین سے متاثر ہو کر نوجوان بے راہ روی کا شکار ہوتے ہیں اور اپنی بہنوں کی عزت وعصمت پر حملے کرتے ہیں۔ ان حملوں میں جہاں یہ نوجوان مجرم قرار پاتے ہیں وہاں یہ اہل

صحافت بھی مجرم ہوتے ہیں۔اس صورتحال کے سد باب کے لئے علماء کرام اور اہل صحافت پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو شرعی حدود کو سامنے رکھتے ہوئے ان اخبارات وجرائد کے لئے ضابطہ اخلاق تیار کرے۔اور پھر اس ضابطہ اخلاق پر عمل کرنے کے لئے پابند کیا جائے۔تاکہ اخبارات وجرائد کے ذریعے قوم کے اخلاق سنوریں، بہنوں کو عزت ملے،قوم کو عزت ملے،قوم باغیرت بنے، بے غیرت نہ بنے۔

اخبارات وجرائد کی طرح ٹی وی اور ریڈیو میں بھی غیر شرعی روش تیزی سے بڑھ رہی ہے بلکہ اس کے نقصانات اخبارات سے کہیں زیادہ ہیں۔لہٰذا ٹی وی ریڈیو کے تمام چینلز کو بھی شرعی حدود اور ضابطوں کا پابند کیا جائے اور ان سے عہد لیا جائے کہ وہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں گے۔یوں ان ذرائع ابلاغ کا شرعی اصولوں کے مطابق استعمال یقینی بنایا جائے۔اس الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ایسے پروگرام نشر کئے جائیں جو قوم کے کردار کو بگاڑنے کے بجائے اس کی تعمیر کریں اور قوم کی ترقی میں معاون ثابت ہوں۔ایسے پروگرام جن کے ذریعے تعلیم وتربیت عام ہو اور دیکھنے سننے والوں کا شعور بیدار ہو۔تاکہ قوم تعمیری کاموں میں مصروف ہو اور تخریبی سرگرمیوں سے بچے۔

۱۰۔قیدیوں کے معاملات

ملک کی مختلف جیلوں میں بہت سارے بے گناہ لوگ قید ہیں۔ان بے گناہ لوگوں کی تحقیق وتلاش کے لئے ایک ادارہ بنایا جائے۔جو بے گناہوں کو شرعی تقاضوں کے مطابق رہا کروائے۔اور جو لوگ واقعی مجرم ہیں انہیں بھی واپسی کی راہیں بتلائی جائیں۔اگر مناسب ہو تو انہیں ضمانتوں پر رہا کر کے تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگانے کا موقع دیا جائے۔تاکہ وہ اپنی اصلاح کرسکیں اور سیدھے راستے کی طرف لوٹ سکیں،اس کی مثال آج کل کے اس طریقے کار سے دی جاسکتی ہے،جس کے مطابق بعض ملزموں کو مختلف افسران کی خدمت پر مقرر کیا جاتا ہے۔اور جو مجرم ایسے ہوں کہ انہیں ضمانت پر بھی رہا نہیں کیا جاسکتا تو اس مسئلے پر غور کیا جائے کہ آخر ان کے بیوی بچوں نے کیا جرم کیا ہے کہ انہیں اپنے خاندان کے سربراہوں سے دور رکھا جارہا ہے لہٰذا ایسے قیدیوں کے لئے ان کے اہل خانہ کو مہینے میں تین دن ان کے ساتھ رہنے کا موقع دیا جائے۔جیلوں میں لائبریریاں قائم کر کے ان میں اسلامی کتابیں رکھی جائیں جنہیں پڑھ کر قیدی اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔نیز اچھے بیانات بھی ہوں۔

۱۱۔غیر شرعی رسومات کا انسداد

غیر شرعی رسومات حد سے بڑھ چکی ہیں۔نامناسب رواج بھی بہت زیادہ ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے خواص بھی پریشان ہے۔علماء کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ایسی رسومات اور رواجوں کی معلومات کرے اور پھر اس سلسلہ میں شرعی تحقیق کرنے کے بعد عوام الناس کو ان سے بچنے کی ترغیب دے۔

۱۲۔سرکاری عہدیداران کا معیار

جن لوگوں کو سرکاری عہدوں پر مقرر کیا جائے انہیں تقرر سے پہلے ان عہدوں سے متعلقہ ذمہ داریوں کے بارے میں باقاعدہ شرعی کورس کروایا جائے اور ان کی شرعی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جائے۔نیز یہ تحقیق بھی کی جائے کہ آیا وہ اس عہدے کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔

پھر ان سے ایک عہد نامہ بھی لیا جائے کہ وہ سادہ زندگی بسر کریں گے۔اقربا پروری نہیں کریں گے۔ناجائز سفارش قبول نہیں کریں گے۔غیر شرعی طور پر کوئی معاملہ سرانجام نہیں دیں گے۔رشوت نہیں لیں گے۔لوگوں کے حقوق کا خیال رکھیں گے۔

ان عہدیداروں سے یہ عہد بھی لیا جائے کہ وہ اپنا منصب سنبھالنے کے بعد اسکا ناجائز فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور حاکمانہ طرز عمل اپنانے کے بجائے خدمت خلق کا نظریہ اپنائیں گے۔

تمام دفاتر میں دارالشکایات قائم کئے جائیں تاکہ ان دفاتر میں آنے والے ضرورت مند افراد اپنی جائز شکایات یہاں درج کروا کر ان کا ازالہ کروا سکیں۔دارالشکایات میں جن افسران کے متعلق شکایات درج ہوں ان کے بارے میں تفتیش کی جائے اور اگر شکایات صحیح ہوں تو متعلقہ افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

تمام سرکاری عہدیداروں کے تقرر کے وقت ان کے اثاثوں کی تفصیلات معلوم کی جائیں اور پھر مستقل نگرانی رکھی جائے کہ کہیں وہ اپنے عہدوں کے ذریعہ ناجائز اموال تو نہیں اکٹھے کر رہے۔

۱۳۔تعلیمی اور رفاہی اداروں کے لیے رعایت

ملک میں جو تعلیمی اور رفاہی ادارے خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی روزمرہ کے استعمال میں آنے والی ضروریات مثلاً پانی بجلی کو انتہائی کم نرخوں پر فراہم کیا جائے۔

۱۴۔تجارتی اداروں اور کارخانوں کے لیے رعایت

بڑے بڑے تجارتی اداروں اور کارخانوں کو بھی بجلی گیس وغیرہ بالکل کم نرخوں پر فراہم کی جائے۔انہیں اس سلسلہ میں ایک متعین شدہ ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے اوران سے عہد لیا جائے کہ وہ اپنی مصنوعات کو عوام الناس تک کم سے کم قیمت میں پہنچائیں گے۔

۱۵۔ڈیموں کا مسئلہ

ملک میں بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈیم انتہائی ضروری ہیں لیکن چونکہ بڑے بڑے ڈیم بنانے سے گھمبیر مسائل پیدا ہوتے ہیں، ہزاروں افراد اپنی زمینوں سے محروم اور بے گھر ہو جاتے ہیں۔اس لئے ہر علاقے کی سطح پر چھوٹے ڈیم بنانے کی اجازت دی جائے۔تاکہ لوگ اپنی ضرورت اور سہولت کے مطابق ڈیم بنائیں اوران سے بجلی حاصل کریں اور فروخت کریں۔اس سلسلے میں کاروباری شخصیات اوراداروں کو بھی دعوت دی جائے کہ وہ ایسے ڈیم بنائیں۔

۱۶۔تعلیم کافروغ

تعلیم ہر شخص کی بنیادی ضرورت ہے تعلیم مسلمان کا زیور ہے۔تعلیم ہی کے ذریعے انسان اپنی زندگی کا اچھالائحہ عمل طے کرسکتا ہے۔اس ضرورت کو قوم تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم کو بالکل مفت کردیا جائے۔

تعلیم کے سلسلے میں یہ بھی ملحوظ رکھا جائے کہ مخلوط نظام تعلیم نوجوان نسل میں بے راہ روی اور جنسی انارکی کا باعث بنتی ہے، کتنے خاندان یوں تباہ ہو جاتے ہیں۔اس لئے اس نظام کو ختم کیا جائے اور شرعی تقاضوں کے مطابق الگ الگ تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں۔

ملک میں قائم تمام جعلی تعلیمی اداروں کو خاتمہ کیا جائے۔

جو بہنیں تعلیم یافتہ ہوں اور آگے نئی نسل تک علم پہنچانے کا جذبہ رکھتی ہیں ان کو اپنے اپنے گھروں میں مفت تعلیم کے مدارس ومراکز کھولنے کی اجازت دی جائے۔اورایسی پرعزم بہنوں کیساتھ سرکاری سطح پر تعاون کیا جائے انہیں ضروری اشیاء فراہم کی جائیں اور مستقل ماہانہ وظائف کا اجراء کیا جائے۔ اس طرح تعلیم عام ہوگی اورقوم کا مستقبل روشن ہوگا۔

اس وقت ملک میں دوالگ الگ تعلیمی نظام جاری ہیں۔ایک دینی اور دوسرا دنیاوی۔یہ دونوں تعلیمی نظام جدا جدا قائم ہیں۔اس لئے دونوں سے متعلقہ طلباء اور علمی حلقوں میں دوریاں پیدا ہورہی ہیں۔اس صورتحال کے حل کیلئے ایک ایسا تعلیمی نظام وضع کرنا ضروری ہے، جس سے قوم ایک رُخ پر چل سکے اوراہل علم کے مابین ہم آہنگی فروغ پا سکے۔اس سلسلہ میں یہ اقدام کیا جائے کہ میٹرک تک تعلیم مشترک کی جائے،اس دوران طلبہ کودین اور دنیا دونوں کی مکمل تعلیم دی جائے اس کے بعد اختیار دیا جائے کہ وہ دین سے متعلق تعلیم حاصل کریں یا کسی دنیاوی شعبہ کے بارے میں علم حاصل کریں۔ایسا نظام تعلیم وضع کرنے اوراس کا نصاب مرتب کرنے کیلئے جید علماء کرام اور دیگر ماہرین تعلیم پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ایسا نظام تعلیم بعض عرب ممالک میں بھی رائج ہے، ان کے تجربات سے بھی اس سلسلہ میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۷۔پولیس میں اصلاحات

پولیس کا محکمہ ملک کے نظم ونسق کو سنوارنے میں انتہائی اہم اور بنیادی کردار کا حامل ہے۔لیکن چونکہ پولیس کو تنخواہ اس کی ضرورت کے مطابق نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے سپاہی عام طور پر رشوت جیسے غلط طریقوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔لہٰذا اس بات کی انتہائی ضرورت ہے کہ سپاہیوں کی بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی تنخواہیں مقرر کی جائیں۔یہ تنخواہیں اس قدر معقول ہوں کہ ان سپاہیوں کو رشوت لینے کا خیال ہی پیدا نہ ہو۔اس کے بعد بھی کوئی رشوت لے تو اسے سخت سزا دی جائے۔

جن پولیس سپاہیوں سے اضافی خدمات لی جائیں۔انہیں اضافی الاؤنس فراہم کئے جائیں۔

ہر تھانے کی حدود میں ایک دار الصلح یا دار الشکایات قائم کیا جائے۔یہ چھوٹا سا ادارہ لوگوں کے معاملات سنے،تھانے سے متعلقہ امور کو مدنظر رکھے۔

جولوگ مقدمات درج کرانے آئیں انہیں پہلے دعوت دی جائے کہ وہ مقدمہ بازی میں پڑنے کی بجائے باہمی تنازعات کو صلح صفائی کے ذریعے حل کرلے اور صلح عفو درگذر کے فضائل بتلائیں۔اگر اس طرح معاملات حل نہ ہوں تو پھر انہیں قانون کے حوالے کیا جائے۔

اگر پولیس کا کوئی سپاہی کسی موقع پر مجرموں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا جاتا ہے تو اس کے اہلخانہ کی کفالت کی ضمانت دی جائے اور انہیں فوری طور معقول رقم فراہم کی جائے تاکہ ان کا شیرازہ زندگی بکھر نہ جائے،قانون پر جان نچھاور کرنے والے ایسے سپاہیوں کے اہل خانہ کے لئے مستقل

ماہانہ وظائف بھی جاری کر دیئے جائیں۔

تھانوں میں ملزموں کے ساتھ بسا اوقات انتہائی دردناک سلوک کیا جاتا ہے تفتیش کے بہانے ان پر بے جا سختیاں کی جاتی ہیں اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس صورت حال کے خاتمہ کیلئے ضروری ہے کہ شرعی تقاضوں کے مطابق تفتیش کیلئے طریقہ کار طے کیا جائے اور محکمہ پولیس کے تمام اہلکاروں کو اس پر عمل درآمد کا پابند بنایا جائے۔

ہر تھانے میں ایک مختصر سی لائبریری بھی قائم کی جائے جس میں ایسی کتابیں رکھی جائیں جو پولیس اہلکاروں کے زیر مطالعہ رہیں اور وہ انہیں پڑھ کر اپنے فرائض منصبی باحسن خوبی ادا کر سکتے ہوں۔

تمام تھانوں کیلئے یہ طے کیا جائے کہ اگر ان کے حدود میں کوئی چوری ہوئی یا بدعملی پھیلی تو اس کی سزا میں مناسب حد تک پولیس اہلکاروں کو بھی شریک کیا جائے گا۔مثال کے طور پہ ان کی تنخواہوں کا کچھ حصہ کاٹ لیا جائے گا یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے گا۔اسی طرح اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اہلکاروں کی تنخواہوں میں اضافے کا بھی اعلان کیا جائے۔

تھانوں میں علماء کرام کے اصلاحی بیانات کروائے جائیں۔نیز پولیس اہلکاروں کیلئے خاص طور پر اصلاحی بیانات مختلف ذرائع ریڈیو ٹیلی ویژن سے نشر کریں تاکہ پولیس اہلکار اپنی اصلاح کر سکیں۔

۱۸۔ادارۂ احتساب

اسلام آباد میں قائم محتسب کے ادارے کو مزید بہتر بنا کر اس کی شاخیں پورے ملک میں پھیلا دی جائیں تاکہ وہ غریب لوگ جنہیں انصاف نہیں مل رہا انہیں انصاف مل سکے۔

۱۹۔بلوچستان اور وانا وزیرستان کا حل

بلوچستان کے مسائل شریعت کی روشنی میں حل کئے جائیں۔علماء کرام اور دیگر معززین کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس صوبے میں جا کر عوام سے ان کے مسائل خوب غور و فکر کے ساتھ سنے اور انہیں حل کرنے کے لئے اپنی مؤثر تجاویز پیش کرے۔بلوچ عوام کا بڑا مطالبہ اور مسئلہ نفاذ شریعت اور ان کے بنیادی حقوق کے حوالے سے ہے۔اگر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی ان مسائل کو حل کرنے کے لئے سنجیدہ کردار ادا کرے تو یقیناً بلوچستان کی آگ بجھ سکتی ہے اور پاکستان ایک مرتبہ پھر دولخت ہونے سے محفوظ ہو سکتا ہے۔

وانا اور وزیرستان میں حکومت نے جو فوجیں بھیجیں شریعت میں ان کا کوئی جواز نہیں بنتا ان فوجیوں کو اپنے ہم وطنوں سے لڑنے پر مجبور کیا گیا لہٰذا اس لڑائی کو فوراً بند کیا جائے۔اور اس لڑائی میں ہمارے جو فوجی بھائی کام آئے ان کے خاندانوں سے معافی مانگی جائے اور انکے ورثاء کو ان کی دیت ادا کی جائے۔یہ دیت سرکاری خزانے سے ادا کی جائے اور اس کے علاوہ ان فوجیوں کے اہل خانہ کو مستقل وظائف اور رہائشی سہولیات بھی فراہم کی جائیں۔

۲۰۔خودکشی کا انسداد

مختلف مشکلات اور معاشی مسائل کی وجہ سے ہمارے ملک میں خودکشی کے واقعات دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں ان افسوسناک واقعات کی روک تھام کے لئے باقاعدہ اقدامات کی ضرورت ہے۔اس سلسلہ میں ایک ادارہ تشکیل دیا جائے تاکہ زندگی سے مایوس ہو جانے والے افراد اس سے رابطہ کریں، ان کے مسائل سنے جائیں اور حل کئے جائیں۔اگر اس طرح سنجیدہ طور پر خودکشی کا ارادہ کرنے والے افراد کو سمجھایا جائے تو وہ اپنے غلط ارادے سے باز آ سکتے ہیں۔یوں یہ لوگ اپنی جانیں ضائع کرنے کی بجائے ان کی قدر و قیمت پہچانیں گے اور بے وجہ مارے جانے کے بجائے مجاہد بن کر زندگی گزار سکیں گے۔پھر یہ لوگ اگر اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے شہادت نوش کریں تو یہ موت خودکشی کی موت سے کس قدر قیمتی اور باسعادت ہوگی۔خودکشی کے انسداد کے لئے قائم کیے جانے والے ادارے میں علماء اور ماہرین نفسیات کی خدمات حاصل کی جائیں۔

۲۱۔صحت

ہمارے ملک میں ہسپتالوں کی شدید کمی ہے، آبادی اور ضرورت کے تناسب میں ہسپتال انتہائی کم ہیں۔خاص طور پر دیہاتی اور پسماندہ علاقوں میں تو طبی سہولیات اور علاج معالجے کا سخت فقدان ہے۔چھوٹے چھوٹے امراض میں مبتلا افراد لاعلمی کی وجہ سے بے احتیاطی کرتے ہیں اور یہ امراض ان کے لئے بالآخر لاعلاج مرض بن جاتے ہیں۔

دیہاتی علاقوں میں ایسے ہسپتالوں کی زیادہ شدت کے ساتھ ضرورت ہے اور ایسے علاقوں میں متعین کئے جانے والوں ڈاکٹروں کو اضافی

سہولیات اور زائد تنخواہیں دی جائیں اوران کے لیے دیہاتوں میں اچھے مکانات بنائے جائیں، تا کہ وہ دلجمعی کے ساتھ بہتر طور پر پیشہ وارانہ خدمات سرانجام دے سکیں۔

تمام ہسپتالوں میں مردوں اورعورتوں کےعلاج کے لئے الگ الگ حصے قائم کئے جائیں۔مردوں کا علاج مرد کریں اورعورتوں کا علاج عورتیں۔ ہمارے ہاں رائج ہسپتالوں کےمخلوط نظام کی وجہ سے بے شمار ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں جن میں بہنوں کی عزتیں لٹ گئیں اورانہیں بے آبرو کرنے کی کوشش کی گئی۔اس خوفناک صورتحال کا انسداد اسی طرح ممکن ہے کہ مردوں کے لئے علیحدہ حصے مخصوص کئے جائیں اورعورتوں کیلئے علیحدہ۔ہاں جب آپریشن وغیرہ کے سلسلہ میں شدید ضرورت ہوتو مرد اور خواتین ڈاکٹر ایک دوسرے کا تعاون حاصل کرسکتے ہیں۔

پورے ملک میں ہسپتالوں کے قرب وجوار میں اچھے صاف ستھرے مسافر خانے بنائے جائیں،جن میں دور دراز سےعلاج کے لیے آنے والے مریض مسافروں کیلئے رہائش کا مناسب اور معیاری بندوبست ہو، جب تک علاج مکمل نہیں ہوجاتا اتنے دن وہ وہاں قیام کرسکیں۔

۲۲۔انتظامی دفاترکے لیے مناسب مقام

انتظامی معاملات نمٹانے کیلئے پورے ملک کے باشندوں کواسلام آباد آناپڑتاہے جوملک کے ایک طرف واقع ہےاور بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں سے یہاں تک پہنچنے کیلئے طویل سفر طے کرنا پڑتا ہےاس صورتحال کی وجہ سے بہت سے لوگوں کومشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان مشکلات کا بہترین حل یہ ہے کہ حکومتی انتظامی دفاترکسی ایسے شہر میں قائم کئے جائیں جہاں پہنچنے کیلئے چاروں صوبوں سے آنے والوں کو کم سے کم فاصلہ طے کرنا پڑے۔اس سلسلے میں ڈیرہ غازی خان یا اس کے گردونواح کا علاقہ زیادہ موزوں ہے۔لازمی نہیں کہ دارالحکومت بھی تبدیل کیا جائے،لیکن کم ازکم انتظامی دفاتر کے سلسلہ میں یہ قدم اٹھانا انتہائی ضروری ہے۔

۲۳۔پیچیدہ دفتری نظام اور اس کا حل

ملک میں کام کرنے والے مختلف دفاتر کا طریقہ کارانتہائی پیچیدہ ہے۔بعض اوقات دوردراز سے لوگ سفرکرکے آتے ہیں مثلاً سندھ وبلوچستان سےاوردیگرعلاقوں سے،توانہیں کہاجاتا ہے کہ اس کام کیلئے فلاں کاغذات کی ضرورت ہے،وہ واپس جاتے ہیں اورمطلوبہ کاغذات لےکرآتے ہیں۔وہ فائل اگلے افسر کے پاس پہنچتی ہے تو وہ مزید کاغذات کا مطالبہ کرتا ہےاور یہ مرحلہ اسی طرح چلتا رہتا ہےاورایک چھوٹا سا کام کرانے کیلئے ہم وطنوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہےاوروقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔اس لئے گزارش ہے کہ تمام دفاتر میں جوکام ہوتے ہیں،دفاتر کے باہر یا استقبالیہ میں اس سلسلہ میں مکمل طریق کار،رہنما تحریراً آویزاں کردیا جائے،اس کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ پربھی سرکاری کام کا طریق کارجاری کیا جائے اوراس کے ساتھ ساتھ ان دفاتر کے مقامات کی نشاندہی بھی کی جاوے کہ وہ کہاں کہاں ہیں اورفون پربھی یہ سہولیات مہیا کی جائے۔

اس سلسلہ میں مزید آسانی پیدا کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ایک کتاب شائع کی جائے جس میں مختلف کام کروانے کے طریق کار،دفاتر کے فون نمبر، پتے تفصیلاً لکھ دی جائیں تا کہ لوگ جس حصے سے بھی چلیں تمام ضروری کاغذات ودستاویزات لے کر چلیں۔

پورے ملک میں جہاں جہاں اہم دفاتر ہوں،ان کے قرب وجوار میں اچھے صاف ستھرے مسافر خانے بنائے جائیں جہاں دور دراز سے آنے والے لوگوں کیلئے رہائش کا معقول بندوبست ہو۔جب تک ان کا کام مکمل نہیں ہوجاتا اتنے دن وہ وہاں آرام وقیام کرسکیں۔

۲۴۔شعبہ احیاء السنہ

قومی سطح پراحیاء السنۃ کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا جائے،جوملک بھرمیں اس بات کا جائزہ لے کہ حضورا کی کونسی ایسی سنتیں ہیں جوترک کی جارہی ہیں اوران کی وجہ سے ہم مصائب ومشکلات کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں،یہ شعبہ سنت رسول ا پرعمل کا جذبہ ابھارےاورعوام الناس میں یہ شعور بیدارکرے کہ جب تک ہم اپنے آقاا کی حسین سنتوں پرنہیں چلیں گے،اس وقت تک ہم انفرادی یا اجتماعی زندگی میں کامیابیاں نہیں پاسکتے۔اس شعبے کے اراکین محبت اورنرمی کے ساتھ لوگوں کوسنت کی طرف متوجہ کریں اور پیار اور شفقت کے ساتھ اس پرعمل کرنے کی ترغیب دیں۔

۲۵۔فضول خرچی سے گریز

ہمارے ملک کا کروڑوں روپیہ حکام،وزراء،افسران بالا اور دیگر سرکاری عہدیداروں کے دوروں پرخرچ کیا جاتا ہے۔نام نہاد خیر سگالی کے ثقافتی دورے بھی اس میں شامل ہیں۔ان دوروں پر بے انتہاء رقوم خرچ کی جاتی ہیں اور پھر یہ سارا مالی بوجھ قوم پرڈال دیا جاتا ہے۔لہٰذا زائد از ضرورت ان اخراجات کا سلسلہ بند کیا جائے۔

۲۶۔اسلامی بینکنگ

تمام بینکوں کو پابند بنایا جائے کہ وہ شرعی ہدایات کی روشنی میں لین دین کریں اور سودی لین دین سے مکمل اجتناب کریں۔ ہمارے ہاں کئی بینکوں نے اسلامی بینکنگ کا تجربہ کیا ہے، جو کامیاب رہا ہے۔لہٰذا اس نظام کو پورے ملک میں رائج کیا جائے اور تمام بینکوں کو اس پر عملدرآمد کیلئے پابند بنایا جائے۔

۲۷۔سود کا خاتمہ

ملک بھر میں سود کا فوری خاتمہ کیا جائے۔جن لوگوں نے پہلے سے قرضے لے رکھے ہیں، ان سے سود فوراً ختم کر دیا جائے اور صرف اصل واجب الاداء رقوم واپس لی جائیں۔ ایسے لوگ جنہوں نے پہلے قرض لئے لیکن اب ان کا واقعی دیوالیہ ہو چکا ہے یا وہ فوت ہو چکے ہیں تو ان کے قرض بھی معاف کر دیئے جائیں۔ضرورت مند اور محتاج افراد کو سرکاری سطح پر بغیر سود کے قرضے فراہم کئے جائیں تاکہ وہ معاشرے پر بوجھ بننے کے بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

۲۸۔مجلس فقهی کاقیام

قومی سطح پر ایک مجلس فقہی قائم کی جائے جس میں علماء کرام اور مفتیان عظام شامل ہوں۔ یہ مجلس مختلف حوالوں سے درپیش مسائل پر علمی تحقیق کرے اور شرعی تقاضوں کے مطابق ان کے حل تلاش کرے۔

یہ مجلس تمام شعبوں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کیلئے شرعی حدود اور قوانین طے کرے تاکہ سب لوگ ان حدود اور قوانین کو مدنظر رکھ کر اپنے فرائض منصبی سرانجام دیں، مثلاً فوجی افسران کو بتایا جائے کہ فوج میں بھرتی ہونے کے بعد ان کی شرعی ذمہ داریاں کیا بنتی ہیں، ڈاکٹروں کو بتایا جائے کہ اس شعبے سے منسلک ہونے کے بعد ان پر شرعی نقطہ نظر سے کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور ججز کو بتایا جائے کہ مسند انصاف پر بیٹھنے کے بعد انہیں شریعت کی روشنی میں کس طرح فیصلے سرانجام دینے ہیں۔اسی طرح اگر وکلاء کو آگاہ کر دیا جائے کہ وہ کس قسم کے مقدمات کی پیروی کریں اور کس طرح کے مقدمات میں تعاون کرنے سے احتراز کریں تو یقیناً بہت سے غلط اور ناجائز مقدمات ایسے ہوں گے جو عدالتوں میں پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ دیں گے۔ یوں قومی عدالتوں کا قیمتی وقت بھی بچے گا اور غیر اخلاقی اور غیر شرعی طور پر مقدمہ بازی کرنے والے لوگوں کی بھی حوصلہ شکنی ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔

۲۹۔سرکاری اداروں اور شخصیات کی حوصلہ افزائی

ایسے تمام سرکاری ادارے جو بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں اور ان کے ملازمین حسن کارکردگی کے ساتھ فرائض منصبی سرانجام دیں ان کی نمایاں طور پر حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں انعام واعزاز سے نوازا جائے اور انہیں ترقیاں دی جائیں تاکہ وہ اپنی کارکردگی میں مزید نکھار پیدا کر سکیں۔

۳۰۔عطیات کے لیے ضابطہ اخلاق

تمام رفاہی اور تعلیمی اداروں کیلئے عطیات جمع کرنے کے شریعت کی روشنی میں اصول وضوابط مقرر کئے جائیں اور انہیں اس کا پابند بنایا جائے۔

۳۱۔سرکاری تنخواهیں اوررهائش

ملک بھر میں تمام سرکاری و نیم سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ان کی بنیادی ضروریات زندگی مدنظر رکھ کر مقرر کی جائے۔ کم از کم ماہانہ تنخواہ ایک تولہ سونے کے برابر ہو۔

تمام ملازمین کی تنخواہوں میں ان کے بچوں کی تعداد کے لحاظ سے اضافہ کیا جائے۔ یہ اضافہ فی بچہ پانچ سو روپے ہونا چاہیے۔

سرکاری ملازمین کو جو مکانات دیئے جاتے ہیں اس میں بھی ان کی اولاد کا خیال رکھا جائے۔ جن ملازمین کے بچے زیادہ ہیں انہیں زیادہ بڑا مکان دیا جائے اور جن کے بچے کم ہیں انہیں چھوٹے مکان دیئے جائیں۔

۳۲۔اسلامی تعلیمات کی ترویج

ملک بھر میں دینی ماحول پیدا کرنے اور عوام الناس کو اسلام کی طرف راغب کرنے کیلئے ایک بہتر اور مؤثر صورت یہ ہے کہ ملک بھر میں پھیلی ہوئی شاہراہوں کے اردگرد ایسے بورڈ لگا دئے جائیں جن پر مختلف آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ درج ہوں۔ زندگی کے مختلف مراحل سے متعلق قرآن وحدیث کی ہدایات یوں عمومی انداز میں عوام تک پہنچیں گی تو ان کے قلب وذہن از خود اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کی طرف راغب ہوں گے اور وہ دین کے احکام وفضائل سے آگاہ ہوں گے۔

۳۳۔شاهراهوں پرعوامی مراکز

تمام بڑی شاہراہوں پر ہر پچاس یا سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مرکز قائم کیا جائے۔اس مرکز میں ایک مسجد ہو جس میں مردانہ و زنانہ نمازیوں کیلئے الگ الگ سہولت رکھی جائے، اس مسجد کی امامت ایسے عالم دین کے سپرد کی جائے جو اس پورے مرکز کا نظام بھی سنبھال سکے اور لوگوں کی دینی رہنمائی بھی کر سکے۔ایک مختصر سی ڈسپنسری ہو جس میں علاج معالجہ کیلئے مردانہ و زنانہ ڈاکٹرز متعین ہوں۔ایک جنرل سٹور ہو جس میں ضروریات زندگی فراہم کی جائیں۔ایک دارالمطالعہ ہو جس میں مسافروں کے مطالعہ کیلئے دلچسپ کتابیں رکھی جائیں۔ایک ہوٹل ہو جس میں مناسب ارزاں نرخوں پر مسافروں کو کھانا اور رہائش فراہم کی جائے۔ایک پی سی او ہو جو بوقت ضرورت رابطہ کیلئے کام آ سکے۔ایک ورکشاپ ہو جہاں گاڑی وغیرہ کیلئے مکینک میسر ہو۔ایک پٹرول پمپ ہو۔

۳۴۔شادی الاؤنس

جو سرکاری ملازمین اپنی یا اپنے بچوں کی شادی کرنا چاہیں اور اس بات کا وعدہ کریں کہ وہ شادی بیاہ کی تقریب میں شرعی حدود کو پیش نظر رکھیں گے دینی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں گے اور فضول خرچی، گانا بجانا، آتش بازی وغیرہ نہیں کریں گے، انہیں حکومت کی طرف سے بطور امداد معقول رقم فراہم کی جائے تا کہ وہ اس فریضے سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ براں ہو سکے۔

۳۵۔شادی کورس

ہر شہری کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے ازدواجی زندگی کے شرعی آداب و فرائض سیکھے اور وعدہ کرے کہ وہ شادی کے بعد ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔مستند علماء کرام کی زیر نگرانی اس کیلئے ایک ایسا نصاب مقرر کیا جائے جس میں شوہر اور بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے حقوق کی تعلیمات شامل ہوں۔شادی کے خواہشمند افراد کو اس نصاب کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہی شادی کی اجازت دی جائے۔

۳۶۔حج وعمرہ کورس

حج پر جانے والوں کے لیے ایک کورس رکھا جائے۔جو لوگ حج کے خواہشمند ہوں، انہیں پہلے یہ کورس مکمل کروایا جائے۔

عمرے کیلئے بھی ایسا ہی نظام وضع کرنا ضروری ہے۔

حج وعمرہ کے لیے فضائی سفر چونکہ کافی اخراجات کا حامل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے کمزور مالی حیثیت والے افراد باوجود خواہش کے محروم رہ جاتے ہیں۔ان لوگوں کی اس مشکل کے حل کے لیے حسب سابق فضائی اور زمینی راستوں سے یہ سفر دوبارہ بحال کیا جائے۔

۳۷۔ملاوٹ کا انسداد

خورد و نوش کی اشیاء میں ملاوٹ انتہائی بھیانک جرم ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے والے شخص کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔لہٰذا اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی خاص طور پر پکڑ کی جائے اور شرعی تقاضوں کے مطابق انہیں سزائیں دی جائیں تا کہ وہ ایسی حرکتوں سے باز آئیں۔سزا کے ساتھ ساتھ انہیں ترغیب بھی دی جائے کہ وہ آئندہ اس جرم کا ارتکاب نہ کریں۔

۳۸۔آباد کاری

ہمارے ملک میں بہت زیادہ زمین یونہی بنجر اور بیکار پڑی ہے، جسے کسی بھی طریقے سے استعمال نہیں کیا جا رہا۔ایسی زمین کو غریبوں میں تقسیم کیا جائے اس وعدہ پر کہ وہ اسے آگے فروخت کرنے کے بجائے آباد کریں گے۔ایسی زمینوں پر چند سال تک فروخت کی پابندی عائد کر دی جائے۔

۳۹۔فحاشی کا خاتمہ

ہمارے ملک میں بدکاری کے بہت سے اڈے محض مجبور اور مالی لحاظ سے کمزور خواتین کے حالات کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ایسے فحاشی کے مراکز کو ختم کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ نیک سیرت اور باعلم خواتین پر مشتمل ایک ادارہ قائم کیا جائے جو ایسی مجبور خواتین سے ان کے مسائل سنیں انہیں حل کرنے کی کوشش کریں اور ان بہنوں کو پیار و محبت کے ساتھ ترغیب دے کہ وہ غلط کاموں کو چھوڑ کر زندگی کو شرعی طریقوں پر استوار کریں تا کہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکیں۔ایسی خواتین کے توبہ تائب ہونے کے بعد مردوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ ان خواتین کے ساتھ نکاح کر کے انہیں اسلامی طرز عمل کے مطابق ازدواجی زندگی گزارنے کا موقع فراہم کریں۔ایسی خواتین کے لیے حکومت کی طرف سے وظائف بھی جاری کیے جائیں۔

۴۰۔صفائی اور نظافت

پاکیزگی نصف ایمان ہے، اس لیے ہر بستی والوں کو صفائی کی ترغیب دی جائے۔اور جو بستی والے اس سلسلہ میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے

صفائی کا اہتمام کریں، حکومت ان کے لیے خصوصی مراعات اور انعامات کا اعلان کرے۔ ان بستی والوں کو مدرسہ، اسکول، اسپتال، پارک وغیرہ بنا کر دیے جائیں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

٤١۔لاؤڈ اسپیکر کے غلط استعمال کی روک تھام

ہمارے ملک میں اسپیکر کا استعمال کافی حد تک غلط طریقوں سے ہو رہا ہے۔ جلسے، شادی بیاہ و دیگر پروگراموں لاؤڈ سپیکر زور سے استعمال ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے آرام میں خلل واقع ہوتا ہے اور کئی مریضوں کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اسپیکر کے استعمال کے سلسلہ میں شرعی احکام کے مطابق ضابطۂ اخلاق طے کیا جائے۔

٤٢۔آتش بازی کا خاتمہ

آتش بازی کا شرعی جواز ہے نہ عقلی۔ لہٰذا اس کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں اس بے ہودہ شوق کے نتیجہ میں کئی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کتنے ہی بچے آنکھوں اور دوسرے قیمتی اعضاء سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آتش بازی کے اس شوق سے قومی سرمائے کا بھی سخت نقصان ہوتا ہے، لہٰذا اس کا انسداد ضروری ہے۔

٤٣۔بسنت

بسنت ایک غیر اسلامی ہندوانہ رسم ہے، لیکن ہمارے ملک میں ہر سال اسکی حوصلہ افزائی کر کے درجنوں بے گناہ افراد کو اس کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ بسنت پر ملک وقوم کے کروڑوں روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں، لہٰذا اس رسم کا انسداد خاص طور پر ضروری ہے۔

٤٤۔غیر مسلموں کے حقوق

مسلمانوں کی طرح ہمارے ہاں غیر مسلم بھی ستم کی چکی میں پس رہے ہیں، حالانکہ شریعت نے ان لوگوں کے بھی حقوق مقرر کیے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق بھی بحال کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں علماء کرام اور غیر مسلم زعماء پر مشتمل ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دی جائے، جو غیر مسلموں کے حقوق کی بحالی کے لیے موثر اقدامات کرے۔

٤٥۔نماز باجماعت کی پابندی

پورے ملک میں یہ نظام قائم کیا جائے کہ جیسے ہی اذان کی آواز سنائی دے گی تمام دکانیں، کاروباری مراکز اور دفاتر بند کر دیے جائیں گے، تاکہ سب لوگ نماز باجماعت ادا کر سکیں۔ حتی الامکان تمام مساجد میں ازان اور نماز کے اوقات بھی یکساں طے کیے جائیں۔

٤٦۔طلبہ امن فورس

مدارس اور اسکول کالج کے طلباء پر مشتمل خصوصی امن فورس تشکیل دی جائے۔ یہ طلبہ قیام امن کے سلسلہ میں پولیس اور فورسز کی معاونت کریں۔

٤٧۔منصوبہ بندی برائے روزگار

بے روزگاری ہماری عوام کا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے سے سنجیدگی کے ساتھ نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی جیسی غیر شرعی مہمات کو ترک کر کے ان کی بجائے منصوبہ بندی برائے روزگار کی مہم کا اجراء کیا جائے۔

٤٨۔جلاوطن افراد کے لیے معافی کا اعلان

کئی جلاوطن قومی راہنما جو اس وقت سیاسی انتقام کا نشانہ بننے سے بچنے کے لیے جلاوطنی کی زندگیاں گذارنے پر مجبور ہیں، شریعت کی روشنی میں ضابطہ بنا کر ان کے لیے عام معافی کا اعلان کیا جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَّھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْ مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ۔ (رواہ مشکوۃ)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت ہوگی جن کو ثواب اس امت کے ابتدائی دور کے لوگوں (یعنی صحابہ) کے ثواب کی مانند ملے گا۔ یہ لوگ اچھے کاموں کا حکم کرینگے، برے کاموں سے روکیں گے اور جو دین میں مختلف فتنے پیدا کرینگے اُن سے قتال کرینگے۔

طلباء کرام کے نام......اہم پیغام

عزیز طلباء کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہماری مسلمان بہنوں کی پکار پورے ملک میں پہنچ چکی ہے اور ہر علاقے سے حمایت کے پیغامات مل رہے ہیں۔ علماء کرام کے وفود تشریف لا رہے ہیں، طلباء کرام آرہے ہیں اور تحریک میں شمولیت کا اعلان کررہے ہیں۔ ان حالات میں مزید کچھ اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جن سے آپ کو آگاہ کیا جارہا ہے تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر تحریک کو مزید مؤثر بنایا جاسکے اور آگے بڑھایا جاسکے۔

ا۔ ہر علاقے کے طلبہ کرام کو چاہئے کہ وہ باہم مل کر ایک منظّم گروپ تشکیل دیں اور اپنے اس گروپ کے لئے ان مقتدر علماء کرام کی سرپرستی حاصل کریں، جو اس تحریک کی حمایت کریں۔

۲۔ یہ گروپ ہر تھانے کی حدود میں قائم کئے جائیں۔

۳۔ طلباء کرام سب سے پہلے ایک بیت المال قائم کریں اور عوام الناس کو دعوت دیں کہ وہ اپنے استعمال سے زائد از ضرورت اشیاء گھروں میں جمع کر کے رکھنے کی بجائے اسی بیت المال میں جمع کروادیں، تاکہ علاقے کے مستحق اور محتاج افراد تک انہیں پہنچایا جاسکے اور ان کے ساتھ حتی الوسع تعاون کیا جاسکے۔ مگر اس بیت المال کے لئے گھر گھر دکان دکان جا کر قطعاً چندہ نہ کیا جائے۔

۴۔ ہر تھانے کی حدود میں ایک دارالصلح قائم کیا جائے۔ اس دارالصلح میں حضرات علماء کرام اور دیگر معززین علاقہ میں سے منتخب حضرات تشریف فرما ہوں، دارالصلح کے قیام کے بعد تھانوں میں مقدمات لیکر جانیوالے لوگوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے مسائل غیر اسلامی قوانین کے حوالے کرنے کی بجائے یہاں آکر شریعت کی روشنی میں ہی حل کرانے کی کوشش کریں۔ دارالصلح میں موجود حضرات علماء کرام اور معززین علاقہ باہمی مشاورت سے قرآن وسنت کی روشنی میں ان تنازعات کا حل پیش کریں۔

۵۔ ہر تھانے کی حدود میں ایک دارالشکایات قائم کیا جائے۔ اس میں بھی حضرات علماء کرام اور معززین علاقہ شامل ہوں، علاقے کے تمام لوگوں کو مطلع کیا جائے کہ اگر انہیں تھانے سے کوئی شکایت ہو مثلاً پولیس یا کوئی اور ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کررہا ہے تو وہ دارالشکایات میں آکر اپنی شکایت درج کرائیں، تاکہ اس کے ازالے کی کوشش کی جاسکے، اس کے ساتھ ساتھ تھانے والوں کو بھی بتادیا جائے کہ آئندہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کا معاملہ رکھیں اور ظلم وزیادتی سے گریز کریں۔ اگر وہ اس طرز عمل کو اپنائیں گے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوگا ورنہ طلبہ کرام ان کیخلاف بھی مناسب کارروائی کریں گے۔ پولیس کو یہ بھی سمجھایا جائے کہ طلباء ان کے مسلمان بھائی ہیں اور علاقے میں امن وانصاف کی فضاء قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پولیس نیک کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کرے گی تو وہ اس کے شکرگزار ہوں گے اور اگر ان کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جائیں گی تو وہ دیگر طریق کار اپنانے پر مجبور ہوں گے۔ پولیس اہلکاروں اور دیگر انتظامی کارندوں کے نام طلباء وطالبات کی طرف سے تحریر کیا گیا خط بھی ان مسلمان بھائیوں کو پیش کیا جائے، تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ عمل کی ترغیب ہو۔

۶۔ طلباء کرام یہ معمول بنائیں کہ چھٹی کے اوقات میں تیس، چالیس افراد یا کم وبیش کی جماعت بنا کر اپنے مدرسے، اسکول، کالج کے قریب سے گزرنے والی شاہراہوں پر جا کر کھڑے ہوجائیں، یہ طلبہ مناسب انداز میں وہاں سے گزرنے والی مسافر گاڑیوں کو روکیں اور معلوم کریں کہ ان گاڑیوں میں ٹیپ یا وی سی آر پر فحش گانے یا فلمیں تو نہیں چلائی جارہیں، اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو شائستہ طریقے سے ڈرائیور کو اس سے منع کریں اور اسے سمجھائیں کہ وہ بھی مسلمان ہیں اور مسافر بھی مسلمان ہیں، تو پھر کیوں وہ لوگوں کو غلط کام میں مبتلا کر کے خود بھی گناہگار ہو رہا ہے اور عوام کو بھی گناہگار کر رہا ہے، ڈرائیور حضرات سے کہا جائے کہ وہ گانے اور فلمیں بند کردیں اور ان کی بجائے حمد ونعت، تلاوت اور دیگر خوبصورت اور دلچسپ مواد پر مشتمل کیسٹ اور سی ڈیز چلائیں جو طلباء

کرام فراہم کریں گے، مزید ترغیب کیلئے ڈرائیور کو طلباء اور طالبات کی طرف سے لکھا گیا ایک ترغیبی خط بھی دیا جائے۔

۷۔ طلباء کرام اپنے علاقے میں موجود ویڈیو، سی ڈی کی دکانوں اور ہوٹل والوں پر تیس چالیس افراد کی جماعت کی صورت میں سروں پر سفید پگڑیاں باندھ کر جائیں، ان دکانداروں اور ہوٹل والوں کو سمجھائیں کہ ان کے اس کاروبار کی وجہ سے پورے معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو رہا ہے، نوجوانوں کے اخلاق بگڑ رہے ہیں اور ان میں جنسی انارکی پھیل رہی ہے، اس ماحول میں پرورش پانے والے نوجوان کثرت سے بے راہروی کا شکار ہو کر بھیانک جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اپنی مسلمان ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹ رہے ہیں، اس ساری صورتحال کی ذمہ داری بنیادی طور پر انہی دکانداروں پر عائد ہوتی ہے، جو قوم تک ایسا گندہ مواد پہنچا رہے ہیں۔ ایسے دکانداروں اور ہوٹل والوں سے عرض کریں کہ وہ جلد کوشش کریں کہ یہ کاروبار ختم کردیں اور اس کا متبادل تلاش کریں، اور اگر ضرورت ہو تو طلباء بیت المال سے ان کے ساتھ بقدر ضرورت تعاون کریں گے، اور انہیں طلباء اور طالبات کی طرف سے ترغیبی خطوط پیش کئے جائیں۔

۸۔ اہل صحافت کا معاشرے کی تعمیر و تخریب میں اہم اور مؤثر کردار رہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ صحافی بھائیوں کو بھی شرعی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جائے، اس کی ترتیب یہ ہو کہ ہر علاقے کے طلباء کرام کا ایک وفد صحافی حضرات سے ملاقات کرے، انہیں ان کے فرائض منصبی شرعی تقاضوں کے مطابق ادا کرنے کی ترغیب دے، صحافی بھائیوں کو باور کرایا جائے کہ بہ حیثیت مسلمان ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے قلم اور آواز کو دین کے مفاد اور قوم کی اصلاح کے لئے استعمال کریں، اہل صحافت سے گزارش کی جائے کہ ان کا پیش کردہ مواد گھر گھر پہنچ رہا ہے اور لوگ اس کا اثر قبول کر رہے ہیں، لہٰذا وہ قلم کے تقدس کو ملحوظ رکھیں اور معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کریں۔ صحافی حضرات کو بھی طلباء اور طالبات کی طرف سے ترغیبی خطوط پیش کئے جائیں۔

۹۔ طلباء کرام اپنے اپنے علاقے میں اگر ضرورت محسوس کریں تو گروہ بنا کر، ہاتھوں میں لاٹھیاں اور سروں پر پگڑیاں باندھ کر گشت کریں۔ تاکہ ان کے زیر اثر علاقوں سے چوری ڈاکے کا انسداد ہو اور قتل و غارتگری کی روک تھام ہو۔

۱۰۔ تمام علماء کرام اور طلباء سے گزارش ہے کہ اگر ان کے علاقوں میں اس سے پہلے قاضی وغیرہ کا تقرر ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ اس امر کی جدوجہد کریں کہ شریعت کے علاوہ تمام قوانین کا خاتمہ ہو اور صرف شرعی قوانین ہی نافذ کئے جائیں۔

۱۱۔ صحافی حضرات، دکاندار حضرات اور ڈرائیور بھائیوں کے لئے مسلمان بہنوں کی طرف سے ترغیبی خطوط اور عہد نامے کے عکس اسی شمارے میں پیش خدمت ہیں، آپ ان کی نقل بھی تیار کروا سکتے ہیں اور براہ راست مرکز سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۲۔ اپنے اپنے علاقوں میں مندرجہ بالا خدمات سرانجام دینے کے بعد کارگزاری کی تفصیل مرکز کو ارسال کریں۔ نیز کسی بھی مشورہ کے لئے فون نمبر 0306-5225246 - 0306-5225244 پر رابطہ کریں۔

۱۳۔ ان تمام امور کے ساتھ ساتھ سب دوست واحباب تہجد، تسبیحات، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اپنے کمزور بندوں کے شامل حال ہو جائے.................................اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو......!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا (سورۂ کہف)

(ترجمہ) بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے جنت الفردوس میں مہمان نوازی ہوگی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ (سورۂ لقمٰن)

(ترجمہ) بے شک وہ لوگ جو ایمان والوں میں برائی پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔

شراب، جوا اور بدکاری کے اڈے چلانے والوں کے نام

تحریک طلباء وطالبات کا پیغام

اے ہمارے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں لاکھوں، کروڑوں نعمتوں سے نوازا ہے۔ اللہ کی ہر نعمت ایسی ہے کہ اگر وہ چھن جائے تو دنیا کے کسی بازار میں نہیں ملتی، کوئی کمپنی ایسی نعمتیں تیار نہیں کر سکتی۔ فرض کیجئے کہ اگر خدانخواستہ آنکھ ضائع ہو جائے تو کوئی بازار ایسا نہیں، جہاں سے یہ خریدی جا سکے۔ اسی طرح اگر گردے فیل ہو جائیں تو کوئی کمپنی ایسی نہیں کہ نیا گردہ تیار کر دے۔ روزانہ صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور پھر رات کی روٹی، یہ سب اسی کی نعمتیں ہیں۔ شوہر، بیوی اور بچے سب ایک دوسرے سے راحت اٹھاتے ہیں، یہ بھی اسی کی نعمت ہے۔ ایسی نعمتیں بخشنے والے ربّ کی کھلے عام نافرمانی آخر کیوں ہو رہی ہے؟......کیا پھر ایک زلزلے کا انتظار ہے......جو لمحوں میں سب کو زمین میں دفن کر ڈالے؟......خدارا سوچیں!......اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہی اس کائنات کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اسلام ہی ہر انسان کی یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اسلام ہی ہماری پہچان ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا اور اس کے نفاذ اور سربلندی کی جدوجہد ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا اور اہم دینی فریضہ ہے۔ لیکن اے ہمارے مسلمان بھائیو!......کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ ایک مسلمان ہونے کے ناطے اپنے حقوق وفرائض ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟

یقیناً آپ کو معلوم ہوگا کہ شراب اسلام میں قطعاً حرام ہے۔ شراب تو انسانوں کو حیوان بنا دیتی ہے اور انسان اس ناپاک چیز کے نشے میں مست ہو کر ماں، بہن اور بیوی میں تمیز کھو دیتا ہے۔ اسی لئے تو حضور ﷺ نے اس کو برائیوں کی ماں قرار دیا ہے۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میرے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا گھونٹ پئے گا، میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا۔

جوئے کو قرآن نے شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب ناپاک اور شیطان کا فعل ہیں۔ پس اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

زنا کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ زانی مردوں کی شرمگاہیں قیامت کے دن میلوں لمبی کر دی جائیں گی اور ان پر سانپ اور بچھو چھوڑے جائیں گے اور زانی عورتوں کی شرمگاہوں میں آگ کے انگارے بھرے جائیں گے اور ان سے جو خون اور پیپ نکلے گا وہ زانی مردوں کو پلایا جائے گا۔

اے ہمارے پیارے بھائیو!......زنا......جوا......اور شراب نوشی تینوں انتہائی سخت جرائم ہیں، جو پورے معاشرے کو بگاڑ اور تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ لہٰذا ہم آپ سے انتہائی محبت اور ہمدردی کے ساتھ پرخلوص اور دردمندانہ اپیل کرتے ہیں آپ اگر جوئے، شراب یا بدکاری کا اڈا چلا رہے ہیں تو ایک سچا مسلمان اور اچھا انسان ہونے کے ناطے اپنی قبر وحشر کو سامنے رکھ کر یہ حرام کاروبار ختم کر دیں اور رزقِ حلال کا راستہ اختیار کریں۔ بصورتِ دیگر برائی اور بے حیائی کے ایسے مراکز کے خاتمے کے لئے تحریک طلباء وطالبات ہر ممکنہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی۔ بہتر ہے کہ آپ فوراً اچھا مسلمان ہونے کا ثبوت دیں اور برائیوں کے خاتمے کے لیے ہمارا ساتھ دیں۔

ہم تمام مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے آس پاس نگاہ رکھیں اور جہاں کہیں بھی انہیں شراب نوشی، جوئے یا عصمت فروشی کا اڈہ نظر آئے وہ اس کے خاتمے کے لئے فوراً جدوجہد شروع کردیں۔اس سلسلہ میں ہر مسلمان اپنے دینی اور اخلاقی فرائض کو سمجھتے ہوئے خود بھی ہمت کرے اور اگر ضرورت پڑے تو تحریک طلباء و طالبات سے بھی تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے ۔آپ اس نوعیت کی تمام شکایات ہمارے رابطہ نمبر 0306-5225244اور0306-5225246پر درج کراسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور برائی سے محفوظ فرمائے۔(آمین)

ڈرائیور بھائیوں اور مسافروں کے نام

تحریک طلباء وطالبات کا پیغام

اے ہمارے قابل احترام مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کی خوشیاں نصیب فرمائے اور سفر کے دوران آپ سب کی حفاظت فرمائے۔آمین!

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیک کام کریں گے ان کے لئے آخرت میں خوبصورت جنت ہوگی اور یہ بھی ارشاد ہے کہ جو لوگ برے کام کریں گے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائے اور جہنم سے محفوظ فرمائے۔آمین!

اے ہمارے مسلمان بھائیو!......اگر آپ اس سفر کے دوران اپنی گاڑی میں خدانخواستہ وڈیو یا گانے دیکھ رہے ہیں یا سن رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سے سخت غلطی ہو رہی ہے۔کیونکہ گانے سننے اور فلمیں دیکھنے سے لوگوں کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔نوجوان ایسی گندی فلمیں دیکھ کر اپنی مسلمان بہنوں کی عزتیں لوٹتے ہیں۔انہیں بے آبرو کرتے ہیں اور ایسے ایسے بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں، جو انتہائی شرمناک ہوتے ہیں۔ان جرائم کا جتنا گناہ ان نوجوانوں کو ہوتا ہے، اتنا ہی اُن لوگوں کو بھی ہوتا ہے جو انہیں ایسی فلمیں دکھا کر گمراہ کرتے ہیں۔

اور اے ہمارے مسافر بھائیو!

ہمیں امید ہے کہ آپ اس حقیقت سے بھی باخبر ہوں گے کہ ہمارا یہ سفر ایک عارضی سفر ہے اور اصل سفر تو زندگی کا وہ سفر ہے، جس کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے۔اس سفر کے اختتام پر قبر میں صدیوں کا تنہا سفر کر کے بالآخر ہمیں ایک ایسے مقام پر پہنچنا ہے، جہاں کا ایک دن دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا ،اس میدان حشر میں کھربوں انسان اپنے پروردگار کے حضور پیش ہوں گے، اس دن ان انسانوں کے نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ان اعمال ناموں میں ان انسانوں کے دنیا میں گذرے ہوئے اوقات کی ساری داستان درج ہوگی۔اور خود ہمارے کان، آنکھیں وغیرہ، جو اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں، بول بول کر ساری تفصیل بتلادیں گے۔اب ہمیں سوچنا یہ ہے کہ ہم اس سفر کے دوران کیا کر رہے ہیں اور اس اصل منزل کے لئے کیا تیاری کر رہے ہیں؟......یاد رکھیے کہ آج ہم جو کچھ کر رہے ہیں، کل ہمیں اپنے اللہ کے سامنے اس کا جواب دینا ہے۔

ہم آپ کے مسلمان بھائی اور بہنیں آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ایسی فحش فلمیں اپنی گاڑی میں نہ چلایا کریں اور نہ ہی ایسے بے ہودہ گانے اور مناظر دیکھا اور سنا، سنایا کریں، اس کی بجائے آپ اچھی اچھی باتوں پر مشتمل کیسٹیں اور خوبصورت مناظر کی سی ڈیز حاصل کریں اور انہیں اپنی گاڑی میں چلائیں۔

ہم اپنے مسافر بھائیوں سے بھی گذارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سفر کو ضائع کرنے کے بجائے قیمتی بنائیں۔کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔کیا ہی اچھا ہو کہ آپ سب دوست سفر کے دوران فضول گانے اور بیہودہ فلمیں سننے دیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔اس سے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے رحمت اور برکت کی دعائیں مانگیں اور اس سفر کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اکرم ﷺ کی نعتیں سنتے ہوئے گزاریں۔

یاد رکھیے کہ ہر مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ جہاں بھی برائی دیکھے اُسے روکے۔آپ بھی سفر کے دوران ہر ممکن کوشش کریں کہ ڈرائیور حضرات

گانے وغیرہ کی کیسٹ لگا کرنہ آپ کا نقصان کریں اور نہ ہی اپنا نقصان کریں۔

اے ہمارے بھائیو!......ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی روزی میں برکت ہوگی، آپ کا سفر برکت اور سعادت کا ذریعہ بن جائے گا اور یوں آپ دنیا میں بھی کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ہم تمام مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے آس پاس نگاہ رکھیں اور جہاں کہیں بھی انہیں گاڑیوں میں فحش گانے یا بے ہودہ فلم چلتی نظر آئے وہ اس کی روک تھام کے لئے فوراً جدو جہد شروع کر دیں۔اس سلسلہ میں ہر مسلمان اپنے دینی اور اخلاقی فرائض کو سمجھتے ہوئے خود بھی ہمت کرے اور اگر ضرورت پڑے تو تحریک طلباء و طالبات سے بھی تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔آپ اس نوعیت کی تمام شکایات ہمارے رابطہ نمبر 0306-5225244 اور 0306-5225246 پر درج کرا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور برائی سے محفوظ فرمائے۔(آمین)

دکاندار بھائیوں اور ہوٹل مالکان کے نام

تحریک طلباء وطالبات کا پیغام

اے ہمارے قابل احترام مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سب سے پہلے آئیں ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام سب سے بڑی دولت ہے، اور مسلمان ہونا سب سے بڑی سعادت ہے،جس شخص کو یہ نعمت مل گئی وہ واقعی خوش قسمت ہے۔

لیکن اے ہمارے بھائی!......کیا آپ نے کبھی سوچا کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے اوپر کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہیں......کیا ہم نے کبھی ان ذمہ داریوں کو نبھانے کا بھی سوچا......اگر خدانخواستہ ہم نے کبھی اس سلسلہ میں نہیں سوچا تو یقین جانئے یہ بہت ہی نقصان کی بات ہے......اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سوچ وفکر کی توفیق نصیب فرمائے۔

اے ہمارے مسلمان بھائی!......ہمیں یقین ہے کہ آپ معاشرے کے ایک اہم فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھتے ہوں گے۔آپ ایک دکاندار یا ہوٹل کے مالک ہیں،لیکن آپ سوچیں اور غور وفکر کریں کہ کہیں آپ کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہے جو آپ کے لیے اور قوم کے لیے فائدہ مند ثابت ہونے کی بجائے گھاٹے اور نقصان کا باعث بن رہا ہے۔

اے ہمارے مسلمان بھائی!......آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ فحش منظر، بے ہودہ تصاویر پر مشتمل فلمیں اور گانے نوجوان نسل کے اخلاق تباہ کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔یہی فلمیں دیکھ کر اور گانے سن کر نوجوانوں کے خیالات غلط رخ اختیار کرتے ہیں۔وہ اس قدر جذبات کا شکار ہو جاتے ہیں کہ انہیں نہ تہذیب ووقار کا خیال رہتا ہے اور نہ ہی ایمانی تقاضے انہیں یاد رہتے ہیں۔پھر یہ نوجوان اسی مدہوشی کے عالم میں ایسے ایسے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں کہ انسانیت ان سے پناہ مانگنے لگتی ہے۔یہی نوجوان اپنی بہنوں کی عزتیں لوٹتے ہیں،انہیں بے آبرو کرتے ہیں،ان کے ساتھ درندوں جیسا سلوک کرتے ہیں......اور انہیں یہ خیال ہی نہیں رہتا کہ وہ جن بدقسمت لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا رہے ہیں وہ انہی کی مسلمان بہنیں ہیں۔ہمیں یقین ہے کہ آپ بھی روزانہ ایسے بہت سارے دلخراش واقعات اخبارات اور رسائل میں پڑھتے، سنتے رہے ہوں گے......تو کیا اے ہمارے مسلمان بھائی!......آپ نے کبھی سوچا کہ فلمیں دیکھ دیکھ کر اور گانے سن سن کر یہ نوجوان جو گناہ کرتے ہیں،اس میں ان کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی برابر کے شریک ہوتے ہیں،جنہوں نے انہیں یہ فلمیں فراہم کیں اور یہ گانے ان تک پہنچائے یا ان کو سنائے۔

اے ہمارے مسلمان بھائی!......ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ اپنے مسلمان بہن، بھائیوں کی التجاء کو آپ غور سے سنیں اور درد دل کے ساتھ اس پر غور کریں......ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ کے لئے آپ ان گندی فلموں اور بے ہودہ گانوں کو فروخت کرنا چھوڑ دیں اور نہ ہی ایسی خرافات

اپنے ہوٹل میں چلائیں......خدا کیلئے آپ اپنے معاشرے کو بگاڑنے میں کردار نہ ادا کریں......ورنہ نہ صرف آخرت میں، بلکہ دنیا میں بھی آپ کو اس کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

اے ہمارے مسلمان بھائی!......آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر آپ نے یہ ایسی فلمیں چلانی چھوڑ دیں، یا گانے بجانے کی سی ڈیز کا کاروبار چھوڑ دیا تو آپ کی روزی کا کیا بنے گا......آپ کھائیں پئیں گے کہاں سے؟......تو عرض ہے کہ روزی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، جو مقدر میں ہے وہ مل کر رہتا ہے۔ پھر ایسے کام کیوں کیے جائیں جن سے اللہ پاک اور نبی اکرم ناراض ہوں۔اس لیے اس کی بجائے آپ ایسی سی ڈی اور کیسٹ چلائیں اور فروخت کریں جن سے نوجوان نسل کی اچھی رہنمائی ہو۔ یہ نوجوان نسل جو اچھے کام کرے گی اس کا ثواب قیامت تک آپ کو ملتا رہے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ

ہم تمام مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے آس پاس نگاہ رکھیں اور جہاں کہیں بھی انہیں غیر اخلاقی سی ڈیز یا کیسٹ کی دکان نظر آئے یا وہ ہوٹل وغیرہ میں گانے فلم وغیرہ چلتے دیکھیں تو اس برائی کے خاتمے کے لئے فوراً جد وجہد شروع کردیں۔اس سلسلہ میں ہر مسلمان اپنے دینی اور اخلاقی فرائض کو سمجھتے ہوئے خود بھی ہمت کرے اور اگر ضرورت پڑے تو تحریک طلباء وطالبات سے بھی تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔آپ اس نوعیت کی تمام شکایات ہمارے رابطہ نمبر 0306-5225244 اور 0306-5225246 پر درج کراسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور برائی سے محفوظ فرمائے۔(آمین)

اصحابِ قلم اور اربابِ صحافت کے نام

تحریک طلباء وطالبات کا پیغام

اے ہمارے قابل احترام مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم سب کو اپنے پسندیدہ دین اسلام کا پیروکار بنایا۔ بے شک اس سے بڑھ کر کوئی سعادت مندی نہیں ہوسکتی، لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی کریں اور کسی بھی ایسے عمل سے گریز کریں جو اللہ اور رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث بن کر ہمارے لئے دین ودنیا کے خسارے کا سبب بن جائے۔

اے ہمارے مسلمان صحافی بھائی!......ہمیں یقین ہے کہ آپ جس پیشے سے وابستہ ہیں، آپ کو اس کی حرمت اور تقدس کا پورا پورا احساس ہوگا۔قلم کی عظمت کیلئے یہی کافی ہے کہ خود رب تعالیٰ جل شانہ نے اپنے کلام مجید میں اس کی قسم کھائی ہے۔قلم وقرطاس سے رشتہ بندے کیلئے وہ سعادت ہے، جو اُسے اپنے رب سے نسبت اور تعلق عطاء کرتی ہے، بشرطیکہ اس تعلق کا پاس ولحاظ رکھا جائے۔لہٰذا ضروری ہے کہ آپ ہمیشہ قلم کے تقدس کو ملحوظ رکھیں اور اپنے پیشے کے تقدس کی حرمت سے صرف نظر نہ کریں۔ہمارے تمام صحافی بھائیوں کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس شخص نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کو ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے اور جس شخص نے کوئی غلط روش جاری کی اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ملے گا جو یہ غلط روش اختیار کریں گے۔

اے ہمارے مسلمان صحافی بھائی!

اس حقیقت میں کیا شک ہے کہ اہل صحافت کا معاشرے کی تعمیر اور تخریب میں انتہائی اہم کردار ہے۔اس طبقے کی طرف سے سوچ وفکر کے جو زاویے عطا کئے جاتے ہیں، قوم انہیں پر آگے بڑھتی ہیں، انہیں اپنا دستور العمل قرار دیتی ہے اور اپنے ہر حرکت وعمل کو اسی کے مطابق ڈھال لیتی ہے، ایسی صورتحال میں جب کسی قوم کے اہل قلم اور ارباب صحافت غلط روش پر چل پڑیں تو اس بدقسمت قوم کا فساد اور تباہی وبربادی یقینی ہوجاتے ہیں۔

اے ہمارے مسلمان صحافی بھائی!

ذرا سوچئے! دو چار لمحے کو غور کیجئے اور سچے دل سے بتایئے! کیا ہمارے بعض ذرائع ابلاغ معاشرے میں جنسی انارکی پھیلانے کا ذریعہ نہیں بن

رہے؟ کیا ہمارے اخبارات وجرائد نوجوان نسل کو غلط راہوں پر ڈالنے کا باعث نہیں بن رہے؟...... کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم اپنے دینی احکام اور تہذیبی اقدار کو پامال کر کے مستقبل کے نونہالوں میں بگاڑ کے بیج بو رہے ہیں؟...... کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہمارا نوجوان طبقہ ٹی وی اور اخبارات سے ملنے والے مواد کے زیر اثر ایسے ایسے جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے جو پوری قوم کیلئے بدنامی اور شرمساری کا باعث ہیں؟...... کیا یہ سچ نہیں ہے کہ نوجوان لڑکے ٹی وی، اخبارات کے منظر منظر اور صفحہ صفحہ پر پھیلی ہوئی غیر اخلاقی تصاویر اور عبارات کو دیکھ کر اپنی ہی مسلمان بہنوں کی عزت وعفت لوٹنے کے درپے ہیں۔ ہمہ وقت ان کے تن من میں شرارت وہیجان کا طوفان برپا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے نہ صرف شریعت بلکہ تہذیب وثقافت کی بھی تمام حدود پھلانگتے نظر آتے ہیں...... ایسے بے راہرو نوجوانوں کے ہاتھوں شکار ہونے والی مجبور لڑکیاں...... آخر کس کی بہن، بیٹیاں ہوتی ہیں؟

اے ہمارے مسلمان بھائی!

ہم آپ کے مسلمان بہن بھائی آپ سے التجا کرتے ہیں کہ خدارا...... خدارا...... آپ اپنے پیشے کے تقدس کا لحاظ کیجئے، قلم کی حرمت کا پاس کیجئے...... مسلمان ہونے کے ناطے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیجئے اور صحافت سے وابستگی کو ایک عظیم نعمت گردانتے ہوئے اس کی قدر و قیمت پہچانئے...... ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جدوجہد میں آپ بھی عملی حصہ ڈالئے، ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچانے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کیجئے...... ہم آپ سے گزارش کرتی ہیں کہ اپنی ہی بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں محفوظ کرنے کیلئے ایسے ہر کام سے گریز کیجئے، جو معاشرے میں بگاڑ اور فساد کا باعث بنے۔

اے ہمارے مسلمان صحافی بھائی!

یقین جانئے! رزق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، جو مقدر میں لکھا ہے، وہ مل کر رہنا ہے...... تو پھر کیوں چند روپوں کی خاطر ہم اپنا ایمان بھی خطرے میں ڈالیں اور اپنی دنیا بھی بگاڑیں...... کیا عزت وآبرو، وقار وشرافت، امن وسلامتی، ایمان واسلام اور اخلاق وتہذیب سے بڑھ کر بھی کوئی دولت ہو سکتی ہے...... اگر نہیں، اور یقیناً نہیں...... تو پھر......

اے طائر لاہوتی! اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

پولیس اور انتظامیہ اہلکاروں کے نام

تحریک طلباء وطالبات کا پیغام

بخدمت گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد صد آداب گزارش ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہم سب نے کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم آپ کے حکموں کے مطابق زندگی گزاریں گے اور آپ کے بھیجے ہوئے رسول محمد عربی ﷺ کی سنتوں والی زندگی پر عمل پیرا ہوں گے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے ہیں، پھر قبر کا صدیوں سالہ طویل ترین سفر درپیش ہے جو تنہا کرنا ہوگا، اس کے بعد قیامت کا پچاس ہزار سال سے زیادہ طویل دن ہوگا، اس میں ہم نے پہنچنا ہے، جہاں ہمارا حساب وکتاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے سب کچھ نوٹ کر رہے ہیں۔ ایسے ہی ہمارے کان، ہاتھ، پاؤں جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہم پر گواہ ہیں، یہ سب کچھ نوٹ کر رہے ہیں اور دنیا میں ہم نے جو کچھ کیا ہوگا، دن اسکو ظاہر کر دیں گے۔ پھر وہاں ذرے ذرے کا حساب ہوگا۔ اگر اچھے اعمال کئے تو ہمیشہ ہمیشہ کی ایک حسین زندگی کا آغاز ہوگا۔ اور اگر ظلم وستم کیا اور مظلوم کی داد رسی نہ کی، ظالم کا ساتھ دیا، رشوت لی، کمزوروں پر ظلم کیا، غریبوں پر ستم کیا۔ تو پھر یاد رکھئے کہ رب کریم جو رحمٰن ورحیم بھی ہیں، مگر جبار وقہار بھی ہیں، ان کی سخت پکڑ کا سامنا کرنا ہوگا پھر ایسی جہنم اور جیل ہوگی جس کا ہم دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حدیث میں آتا ہے جہنم کے سانپ، بچھو، اونٹ خچروں کے برابر ہوں گے، جو ایک بار ڈس لیں گے تو چالیس سال تک انسان تڑپتا ہی رہ جائے گا۔

اس لئے ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ خدارا...... کچھ وقت نکالئے اور علیحدہ بیٹھ کر یہ سوچئے کہ اگر آج دل کا دورہ پڑ جائے، گردے فیل

ہو جائیں، دماغ کی رگ پھٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور ہم موت کے منہ میں چلے جائیں تو ہے کوئی بچانے والا قبر اور آخرت کے عذاب سے......لہٰذا آیئے! ہم عہد کریں کہ آج کے بعد ہم کسی پر ظلم نہیں کریں گے، رشوت نہیں لیں گے، اقرباء پروری نہیں کریں گے، قومی تعصب کو سامنے نہیں رکھیں گے، صرف اور صرف ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے انسانیت کی خدمت کریں گے، مظلوموں کا ساتھ دیں گے، چوروں، ڈاکوؤں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے۔

مدارس، سکول اور کالج کے طلباء امن وامان قائم کرنے اور مظلوم کی دادرسی اور ظالم کا ہاتھ روکنے میں آپ کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ رات کو علاقہ کا پہرہ دینا پڑا تو آپ کی معاونت کیلئے وہ پہرہ دینے کو بھی تیار ہیں۔ چور، ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنا پڑا تو آپ کا تعاون کرتے ہوئے اس کیلئے بھی تیار ہیں۔ جہاں ہمارے پولیس والے بھائی لوگوں کو سکون وراحت پہنچانے کیلئے رات کو گشت کرتے ہیں، وہاں مدارس اور سکول کالجز کے طلبہ بھی ان کے ساتھ گشت کرنے کو تیار ہیں۔

اے ہمارے مسلمان بھائیو!

ہماری آپ سے کوئی دشمنی نہیں، ہماری دشمنی اس طاغوتی نظام سے ہے، جو سارے فسادات کی جڑ ہے۔ ہماری دشمنی قاتلوں، اغواء کاروں، ڈاکوؤں، چوروں، رشوت خوروں اور بہنوں کی عصمت دریاں کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیئے! ہم مل جل کر اپنے علاقے میں اسلامی نظام قائم کریں اور اسے امن وسکون کا گہوارہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین